سوال

ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور عدت ختم ہونے سے قبل اس سے رجوع کرلیا، اور تقریبا دس برس کے بعد ان کے مابین جھگڑا ہوا جس کے نتیجہ میں بیوی نے طلاق کا مطالبہ کر دیا، اور پڑوسیوں کے سامنے پانچ بار سے بھی زائد خاوند کو طلاق دینے پر ابھارا، چنانچہ خاوند نے کاغذ لیا اور اس میں درج ذیل کلمات لکھے : میں فلان بن فلان نے اپنی بیوی فلان بنت فلان کو شرعی طلاق دی جس میں کوئی رجوع نہیں ہے، اور اس پر دو آدمیوں کو گواہ بھی بنایا   ایک ماہ گزرنے کے بعد پڑوسیوں نے آکر ان کے مابین صلح کرادی تو خاوند نے بیوی سے رجوع کرلیا، تو کیا یہ رجوع صحیح ہے یا نہیں کیونکہ اس نے کاغذ میں تو لکھا تھا کہ ایسی طلاق جس میں کوئی رجوع نہیں ؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں تفصیل ہے؛اگر وہ طلاق جس میں اس نے رجوع کیا تھا پہلی طلاق تھی، اور پھر اس نے یہ طلاق دی تو اسے بھی ایک طلاق شمار کیا جائیگا اس طرح یہ دوسری طلاق ہوگی چاہے اس نے کہا ہو اس میں کوئی رجوع نہیں؛ کیونکہ یہ ایک طلاق کے حکم میں ہے، چاہے وہ اس میں یہ کہے طلاق بائن یا اس میں رجوع نہیں، یا پھر تین طلاق کے الفاظ بولے؛ کیونکہ صحیح وہی ہے جو ہم فتوی دے رہے ہیں

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور ابو بکر صدیق کے دور میں اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں تین طلاق ایک لفظ میں کو ایک طلاق ہی شمار کیا جاتا تھا "

اس طلاق کو بھی جمع کیا جائے تو یہ دو طلاقیں ہو جائیں گی اور خاوند کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا جب تک بیوی عدت میں ہے، اور حاملہ بھی ہو تو عدت میں رجوع ہو سکتا ہے اور باقی ایک طلاق رہ جائیگی

لیکن اگر وہ سابقہ طلاق جس میں رجوع کیا گیا تھا دوسری طلاق تھی تو اس کے بعد رجوع نہیں ہے کیونکہ یہ تیسری طلاق ہوگی تو اس طرح تین طلاقیں پوری ہو جائیں گی اور اسے رجوع کا حق نہیں رہے گا، اہل علم کا یہی قول ہے " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ.

حوالہ جات

close

ماخذ :

دیکھیں : فتاوی نور علی الدرب (1793/3)

واللہ اعلم